مولانا صہیب احمد خان*

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، دہشت گردی کا نہیں

دور حاضر کے ذرائع ابلاغ دہشت گردی کا لفظ بکثرت استعمال کررہے ہیں اور بعض سیاسی عناصر یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش بھی کررہے ہیں کہ نعوذ باللہ اسکا رشتہ اسلام سے ہے جبکہ تشدد اور اسلام میں آگ اور پانی جیسا بیر ہے جہاں تشدد ہو وہاں اسلام کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں تشدد کی ہلکی پرچھائیں بھی نہیں پڑسکتی اسلام امن وسلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت اور خیرسگالی کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کے بابت اللہ رب العزت خود فرماتا ہے

یاایہاالذین آمنواادخلوا فی السلم کافۃولا تتبعواخطوات الشیطن (البقرۃ:208)

ترجمہ: اے مومنو امن وسلامتی میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو''

اسی طرح دوسرے مقام پر کچھ یوں حکم دیتا ہے

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (الاعراف:56)

ترجمہ: اور زمین میں اسکی درستگی کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔

جبکہ تشدد کا خمیر ظلم وجور اور وحشت سے اٹھتا ہے اور خونریزی وغارتگری سے اسکی کھیتی سیراب ہوتی ہے کائنات کے جملہ ادیان ومذاہب میں انسانی جان کے احترام وقار اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گذارنے کے حق کو اولیت دی گئی ہے ماشاء اللہ اس سلسلے میں اسلام کا درجہ سب سے عظیم ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصاکم بہ لعلکم تعقلون (الانعام:151)

ترجمہ: اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ سمجھو''

ان واضح اسلامی تعلیمات کے فیض سے دنیا میں انسانی جان کے تحفظ کا حیرت انگیز منظر سامنے آیا اور دنیا میں بڑی بڑی سلطنتوں کے اندر انسانی جان کی ناقدری کے خوفناک واقعات اور ہولناک تماشوں کے سلسلے اسلام کی

* ریسرچ اسکالر شعبۂ عربی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (ہند)

آمد کے بعد موقوف ہو گئے اور دہشت وخونریزی سے عالم انسانیت کو نجات ملی انہیں تعلیمات کے باعث ایک مختصر مدت میں عرب جیسی خونخوار قوم تہذیب وشرافت کے سانچے میں ڈھل گئی اور احترام نفس وامن وسلامتی کی علمبردار ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئی جسکا نقشہ قرآن کریم نے کچھ اس طرح کھینچا ہے۔

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها (آل عمران:103)

ترجمہ: اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا''

آج انہیں اسلامی اقدار کو بدنام کرنے کی ہر چہار جانب کوششیں جاری ہیں۔

مذہب اسلام نے تشدد و دہشت گردی کی ہمیشہ مخالفت کی ہے اور امن وسلامتی کو فروغ دینے کی تلقین کی ہے اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی یا ظلم وتعدی کی قطعا اجازت نہیں دیتا اسلامی تعلیمات کے مطابق ظلم کا بدلہ تو لیا جاسکتا ہے لیکن اگر مظلوم تجاوز کر گیا تو وہ بھی ظالم کے صف میں آجائیگا ارشاد ربانی ہے:

وقاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین (البقرة:190)

ترجمہ: ''اور ان سے اللہ کی راہ میں لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو نہیں پسند کرتا''

اسی سورہ میں آگے چل کر اللہ تعالی اس بات سے بھی باخبر کردیا کہ بدلے کا معیار کیا ہونا چاہئے ارشاد ہے:

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله واعلموا ان الله مع المتقین (البقرة:194)

''ترجمہ: ''جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو جو تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالی پرہیزگاروں کے ساتھ ہے''

یعنی بدلہ لیتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اسکی گرفت بہت سخت ہے۔

دہشت گردی اور تشدد کے سلسلے میں اسلام کا موقف بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلام قتل ناحق کا مخالف ہے جس کی وعید قرآن کریم کچھ اسطرح بیان کرتا ہے

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا (المائدة:32)

ترجمہ: جو شخص کسی بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا''

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

اکبر الکبائر عند الله الاشراک بالله وقتل النفس وعقوق الوالدین (البخاری)

ترجمہ: اللہ کے ساتھ شرک کرنا یا کسی کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اللہ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔

آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ مسلمان پورے کائنات میں اپنی دہشت گردی کے ذریعہ اسلام پھیلانا چاہتے ہیں جبکہ قرآن نے خود انکے ان باطل افکار کی تردید کی ہے

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرۃ:256)

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے سیدھی راہ غلط راہ سے الگ کر کے دکھائی جا چکی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ (الانعام:108)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں انہیں گالی مت دو"

اسلام مذہبی عقائد اور اشاعت دین کے سلسلے میں نہایت انسان دوست اور بردبار ہے جبراً کسی پر بھی کوئی چیز تھوپنے کی یا حلق سے اتارنے کی کسی کو اجازت نہیں دی ہے اگر اسلام کا نام لیکر کہیں اور کبھی کوئی بھی دہشت گردی یا تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے تو حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مذہب اسلام سے ایک انحراف اور شریعت محمدیہ میں ایک تحریف کا فعل بد ہے جسے شریعت اسلامیہ کے بدترین استحصال پر محمول کیا جائیگا۔ اسلام اذیت پسندی اور فساد انگیزی کا روادار نہیں اسلام میں صرف مسلم معاشرہ کے اندر کسی بھی اختلاف کو ختم کرنے کے سلسلے میں تشدد سے کنارہ کشی کا حکم نہیں دیا گیا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح یا ایک خطے یا سرزمین پر رہنے والے مختلف مذاہب وادیان کے لوگوں کے ساتھ بھی اعلیٰ درجے کے حسن اخلاق کی ہدایت دی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (الممتحنۃ:8)

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کیساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔

مذہب اسلام نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور ظالم کے روبرو حق کہنے پر زور دیا ہے اور اسے ایک حقیقی مومن کا ضروری وصف قرار دیا ہے اسلام نے جہاں انسانی جان کی حرمت کا اعلان کیا ہے وہیں یہ بھی وضاحت کی ہے کہ فتنہ وفساد برپا کرنے اور انسانوں کا خون بہانے والوں کو معاف بھی نہیں کیا جا سکتا ارشاد ہے

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ O ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (الزلزال:8/7)

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا"

اسکے باوجود دور حاضر میں جب بھی دہشت گردی موضوع بحث بنتی ہے مغربی دانشور بالعموم اسلامی تحریکوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور بالخصوص فرشتہ صفت علماء اسلام نشانہ بنائے جاتے ہیں جبکہ قرآن صریح لفظوں میں بیان کرتا ہے

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور (فاطر:28)

ترجمہ: "اللہ سے اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالی بڑا بخشنے والا ہے"

حالانکہ اس سلسلے میں اب تک کوئی مبینہ ثبوت فراہم نہیں کیا جاسکا ہے اسلئے اسلامی تحریکوں یا اسلامی بیداری کے مخالفین کا یہ رویہ عدل وانصاف کے قطعی منافی ہے۔

دہشت گردی ایک وحشیانہ فعل ہے اور اسلام کے تہذیبی نظام میں اسکی کوئی گنجائش نہیں اسلام انسان کو صرف خدا کا خوف دلاتا ہے لہذا وہ کسی انسان کو اسکی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنا خوف دلائے اور انہیں خوف زدہ کرکے اپنے اغراض ومفادات حاصل کرے اللہ رب العزت نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا

فذکر انما انت مذکر O لست علیھم بمصیطر (الغاشیہ:22/21)

ترجمہ: "پس آپ نصیحت کردیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں"

معاشرے میں کشیدگی اسلام کو گوارا نہیں وہ تو ہر قسم کی کشمکش اور چپقلش ختم کرکے ایک پرامن ماحول میں افراد کے درمیان الفت ومودت اور فلاحی کاموں میں اشتراک وتعاون کے مواقع پیدا کرنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء ا فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمۃ اخوانا (آل عمران:103)

ترجمہ: اور اللہ تعالی کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے"

تاکہ بندگان خدا یکسوئی کے ساتھ اپنی اور کائنات کی تخلیق کے مقاصد کی تکمیل میں بے روک ٹوک مشغول ہوجائیں دنیا میں اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ نیک اعمال کرکے آخرت کی کامیابی کا سامان مہیا کریں اور اللہ تعالی کی اس بشارت کے مستحق قرار پائیں۔

فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرۃ:38)

ترجمہ: تو جو میرے راہ پر چلا تو ان پر کوئی ڈر یا غم نہیں"

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی تاریخ، روایات اور مزاج اس بات کے گواہ ہیں کہ اس نے کبھی دہشت گردی اور تشدد کی اجازت نہیں دی ہے اور دنیا میں جو اس نے عظیم انقلاب برپا کیا وہ اپنے اخلاق حسنہ کے زور پر کیا ہے جسے ہم صالح اور پرامن انقلاب کا عنوان دے سکتے ہیں۔